मन की बात 100

MANN KI BAAT 100

من کی بات

جلد۔ 4

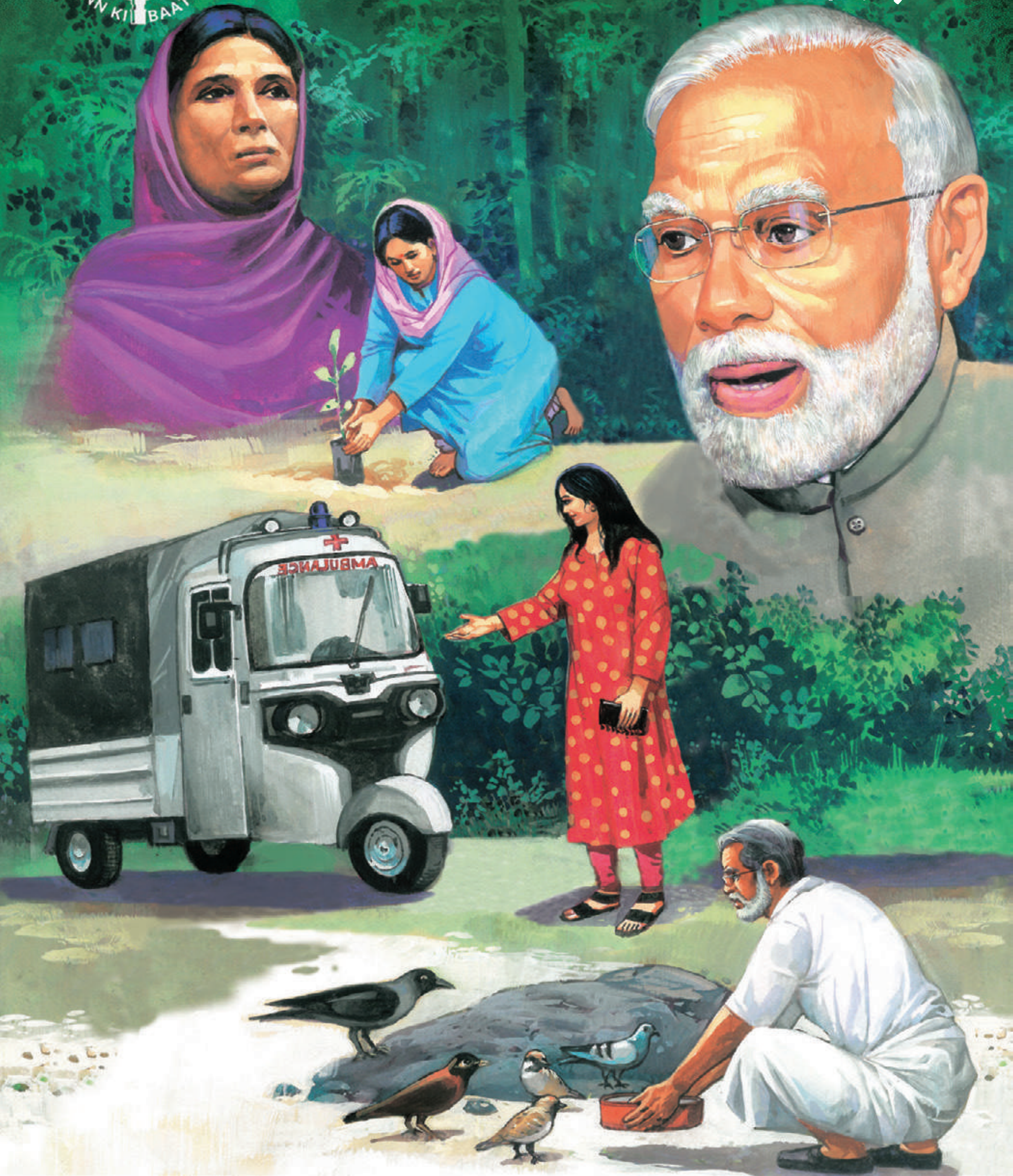

MANN KI BAAT
VOL.4

Script Writers
Sarda Mohan and Shashi Mukherjee

Illustrations and Cover Art
Dilip Kadam

Assistant Artist
Ravindra Mokate

Layout Artist
Tarangini Mukherjee

Edited and Produced by
Amar Chitra Katha

Published by
Amar Chitra Katha Pvt. Ltd

URDU

ISBN – 978-81-19596-07-2

Amar Chitra Katha Pvt. Ltd, July 2023

© Ministry of Culture, Govt of India, July 2023
All rights reserved. This book is sold subject to the condition that the publication may not be reproduced, stored in a retrieval system (including but not limited to computers, disks, external drives, electronic or digital devices, e-readers, websites), or transmitted in any form or by any means (including but not limited to cyclostyling, photocopying, docutech or other reprographic reproductions, mechanical, recording, electronic, digital versions) without the prior written permission of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition being imposed on the subsequent purchaser.

You can now get ACK stories as part of your classroom with ACK Learn, a unique learning platform that brings these stories to your school with a range of workshops. Find out more at www.acklearn.com or write to us at acklearn@ack-media.com.

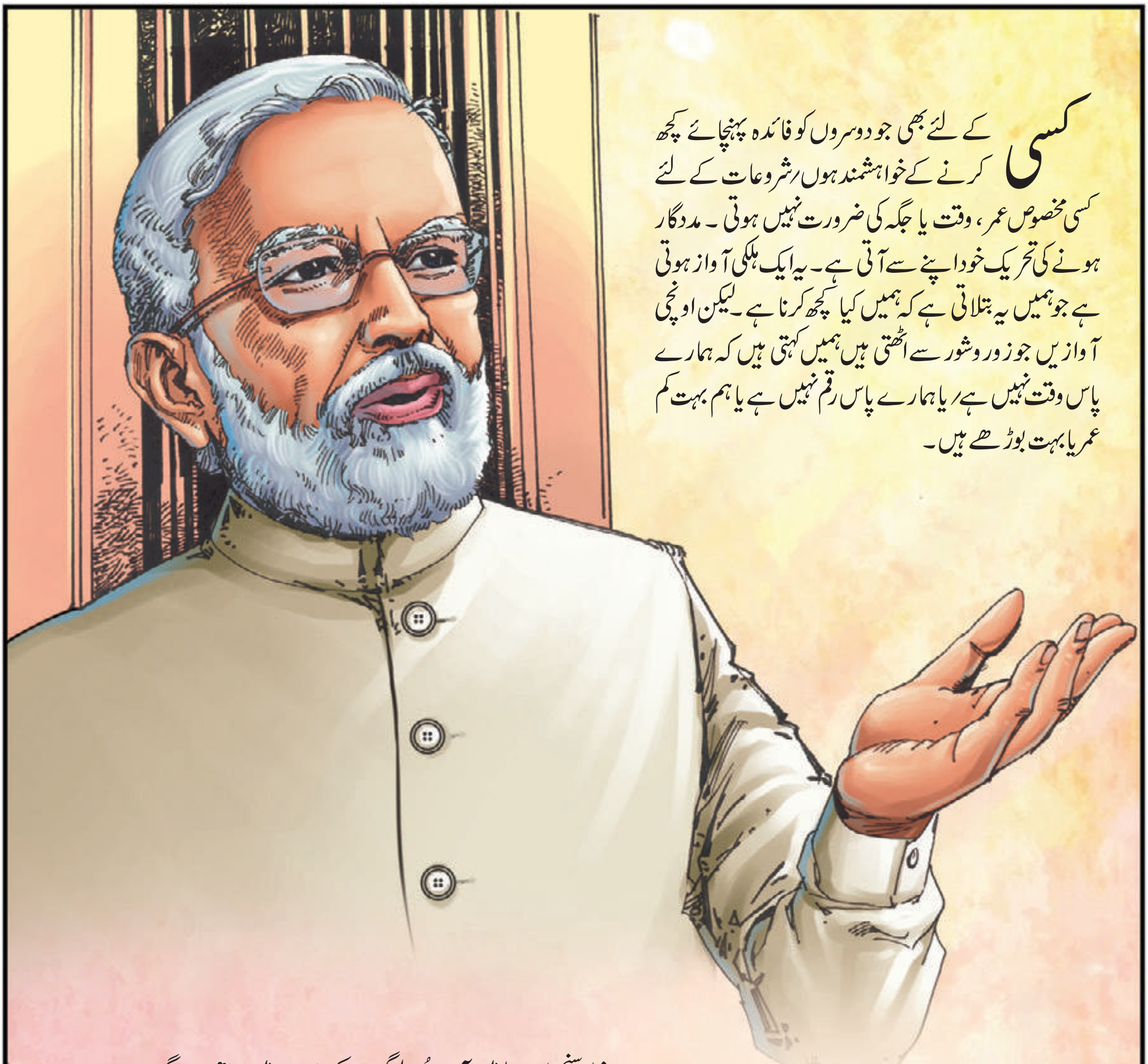

کسی کے لئے بھی جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے کچھ کرنے کے خواہشمند ہوں/شروعات کے لئے کسی مخصوص عمر، وقت یا جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ مددگار ہونے کی تحریک خود اپنے سے آتی ہے۔ یہ ایک ہلکی آواز ہوتی ہے جو ہمیں یہ بتلاتی ہے کہ ہمیں کیا کچھ کرنا ہے۔لیکن اونچی آوازیں جو زور وشور سے اُٹھتی ہیں ہمیں کہتی ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے/ یا ہمارے پاس رقم نہیں ہے یا ہم بہت کم عمر یا بہت بوڑھے ہیں۔

اس بذلہ سنج اپی سوڈ میں آپ اُن لوگوں کے بارے میں پڑھیں گے جنہوں نے اپنی چھوٹی آوازوں کو سنا اور بڑے کام کئے۔

ایک اسکول کی مڈڈے ورکر چمپا دیوی، جنہوں نے اپنے گاؤں کو آلودگی کم کرنے اورCompos رہنے کے گر سکھلائے۔

رام ویر تنور، جنہوں نے نہروں کی صفائی کرنے اوران کی بازیابی کے لئے اپنی اچھی خاصی ملازمت ترک کردی۔

ایک کیفے کی مالک، رادھیکا شاستری جنہوں نے انسانوں اور جانوروں کے لئے آٹو امبولینس شروع کی کیونکہ سڑکیں تنگ ہونے کی وجہ سے ایک عام امبولینس کے لائق نہیں تھیں۔

اور بھی کئی لوگ، جنہوں نے آسان راستہ اختیار نہیں کیا بلکہ ایسی راہ پر چلے جن پر لوگ کم ہی چلا کرتے رہے/تا کہ وہ انسانوں، جانوروں اور ماحولیات کے لئے کچھ کار آمد کر سکیں۔

فہرست

1	چمپا دیوی	3
2	رام ویر تنور	6
3	اوم پرکاش سنگھ	9
4	رادھیکا شاستری	11
5	چنتلا وینکٹ ریڈی	13
6	سندیپ کمار بدسر	16
7	سریش اور میتھلی	18
8	دیپ مالا پانڈے	21
9	سری من نارائینن	24
10	ڈاکٹر کوریلاوٹل آچاریہ	27
11	راہول مہارانا	30

چمپا دیوی

* سرکاری اسکول کے کھانے کے پروگرام کے ورکرز جو اسکول کے بچوں کے لئے پکوان کرتے ہیں۔

تم ملی جلی کھاد بنانے کی کوشش کیوں نہیں کرتیں۔ ترکاری کے چھلکے، پتے اور بچا ہوا کھانا، کچرے کے کسی ڈبے یا گڑھے میں جمع کردو، کچھ وقت میں یہ کھاد میں تبدیل ہوجائے گا جو تمہارے ترکاری کے گارڈن کے لئے کام آئے گا۔
سچ میں؟ دھواں ہمیں کافی تکلیف دے رہا ہے۔ کیا تم ہمیں سکھاؤ گی؟

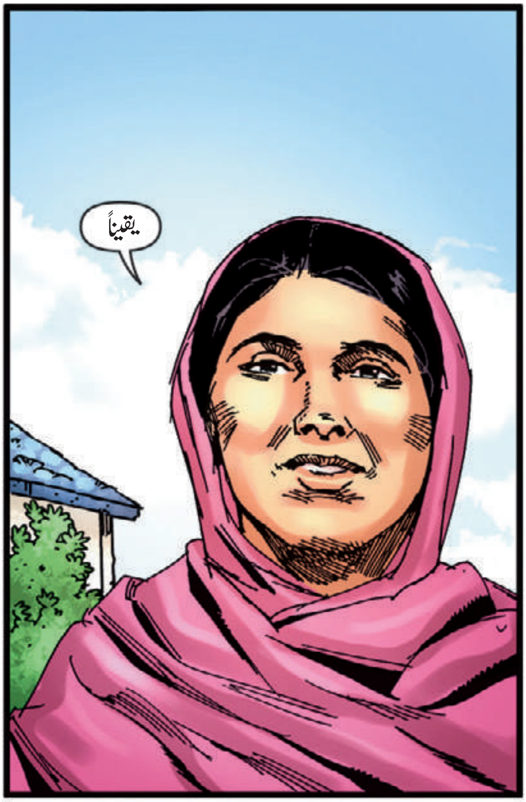
یقیناً

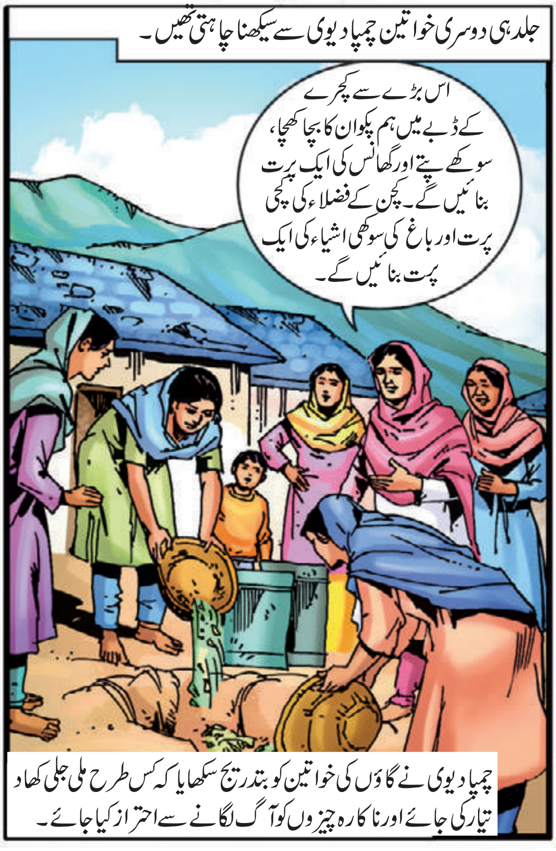
جلد ہی دوسری خواتین چمپا دیوی سے سیکھنا چاہتی تھیں۔
اس بڑے سے کچرے کے ڈبے میں ہم پکوان کا بچا کھچا، سوکھے پتے اور گھانس کی ایک پرت بنائیں گے۔ کچن کے فضلاء کی کچی پرت اور باغ کی سوکھی اشیاء کی ایک پرت بنائیں گے۔
چمپا دیوی نے گاؤں کی خواتین کو بتدریج سکھایا کہ کس طرح ملی جلی کھاد تیار کی جائے اور ناکارہ چیزوں کو آگ لگانے سے احتراز کیا جائے۔

پھر انہوں نے فضلاء کو علحدہ کرنے کے لئے سرخ اور سبز کچرے کے ڈبے حاصل کئے۔
کچن کی بچی ہوئی اشیاء کو سبز کچرے کے ڈبے میں اور سوکھی ہوئی چیزوں کو سرخ ڈبے میں ڈالیں۔ جب سبز کچرے کا ڈبہ لبریز ہوجائے تو اس فضلاء کو گڑھے میں ڈال سکتے ہیں۔
بچے اس فضلاء کو خوشی خوشی علحدہ کررہے ہیں!

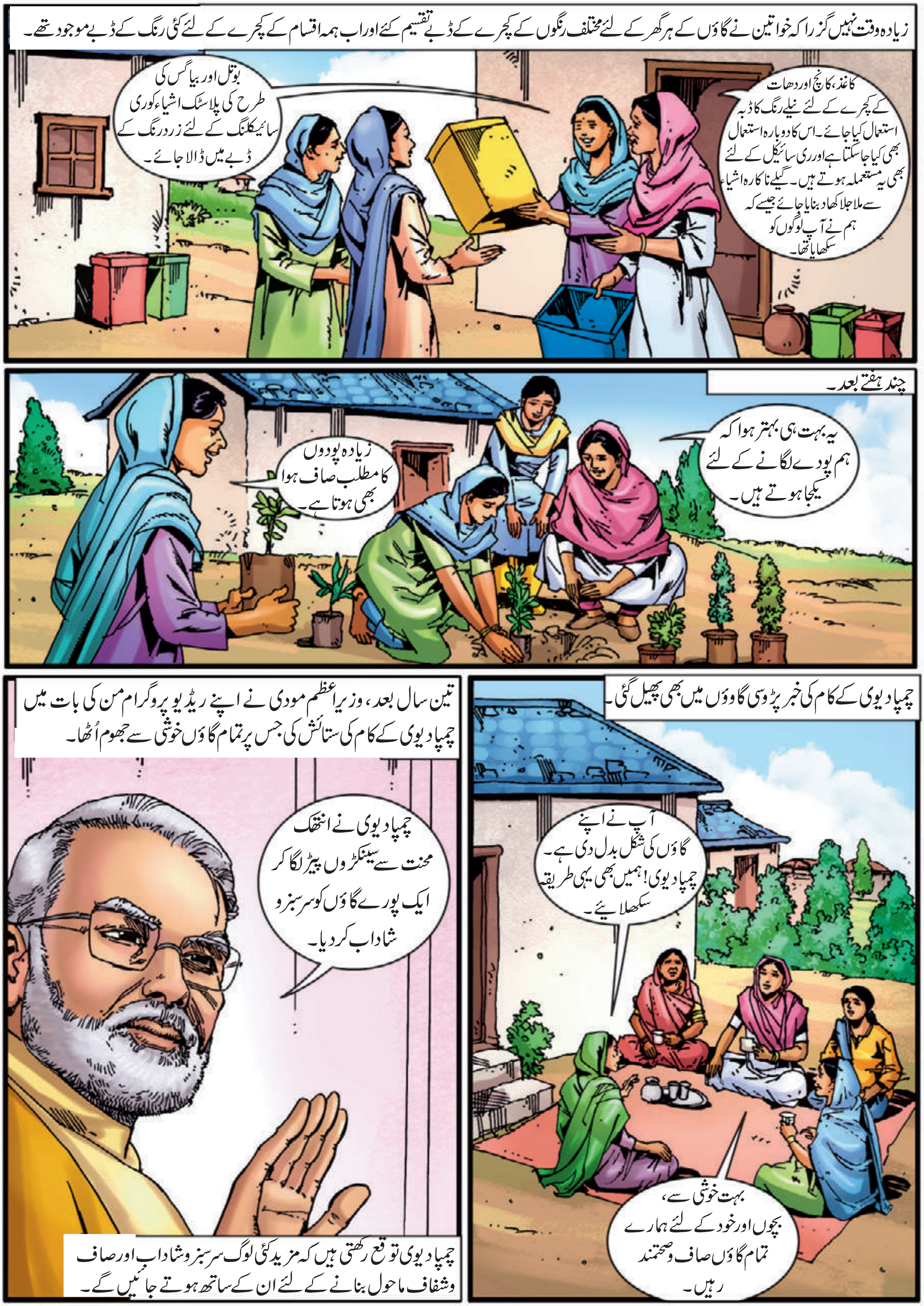
زیادہ وقت نہیں گزرا کہ خواتین نے گاؤں کے ہر گھر کے لئے مختلف رنگوں کے کچرے کے ڈبے تقسیم کئے اور اب ہمہ اقسام کے کچرے کے لئے کئی رنگ کے ڈبے موجود تھے۔
کاغذ، کانچ اور دھات کے کچرے کے لئے نیلے رنگ کا ڈبہ استعمال کیا جائے۔ اس کا دوبارہ استعمال بھی کیا جاسکتا ہے اور ری سائیکل کے لئے بھی یہ مستعملہ ہوتے ہیں۔ گیلے ناکارہ اشیاء سے ملا جلا کھاد بنایا جائے جیسے کہ ہم نے آپ لوگوں کو سکھایا تھا۔
بوتل اور بیاگس کی طرح کی پلاسٹک اشیاء کو ری سائیکلنگ کے لئے زرد رنگ کے ڈبے میں ڈالا جائے۔
چند ہفتے بعد۔
یہ بہت ہی بہتر ہوا کہ ہم پودے لگانے کے لئے یکجا ہوتے ہیں۔
زیادہ پودوں کا مطلب صاف ہوا بھی ہوتا ہے۔
چمپا دیوی کے کام کی خبر پڑوسی گاوؤں میں بھی پھیل گئی۔
آپ نے اپنے گاؤں کی شکل بدل دی ہے۔ چمپا دیوی! ہمیں بھی یہی طریقہ سکھلائیے۔
بہت خوشی سے، بچوں اور خود کے لئے ہمارے تمام گاؤں صاف وصحتمند رہیں۔
تین سال بعد، وزیر اعظم مودی نے اپنے ریڈیو پروگرام من کی بات میں چمپا دیوی کے کام کی ستائش کی جس پر تمام گاؤں خوشی سے جھوم اُٹھا۔
چمپا دیوی نے انتھک محنت سے سینکڑوں پیڑ لگا کر ایک پورے گاؤں کو سرسبز و شاداب کر دیا۔
چمپا دیوی توقع رکھتی ہیں کہ مزید کئی لوگ سرسبز وشاداب اور صاف وشفاف ماحول بنانے کے لئے ان کے ساتھ ہوتے جائیں گے۔

رام ویر تنور

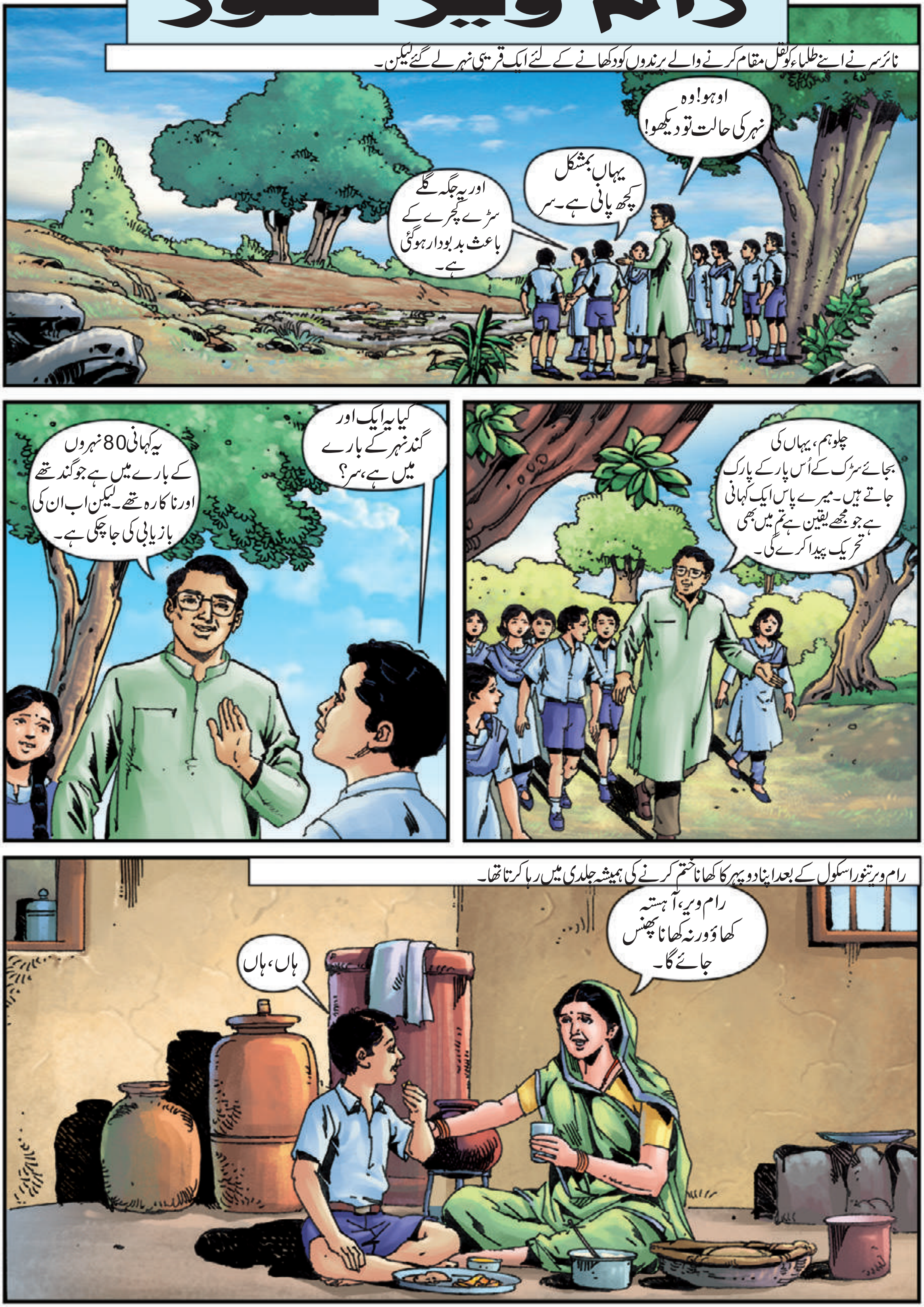
نائر سر نے اپنے طلباء کو نقل مقام کرنے والے پرندوں کو دکھانے کے لئے ایک قریبی نہر لے گئے لیکن۔
اوہو! وہ نہر کی حالت تو دیکھو!
یہاں بمشکل کچھ پانی ہے۔ سر
اور یہ جگہ گلے سڑے کچرے کے باعث بدبودار ہوگئی ہے۔
چلو ہم، یہاں کی بجائے سڑک کے اُس پار کے پارک جاتے ہیں۔ میرے پاس ایک کہانی ہے جو مجھے یقین ہے تم میں بھی تحریک پیدا کرے گی۔
کیا یہ ایک اور گند نہر کے بارے میں ہے، سر؟
یہ کہانی 80 نہروں کے بارے میں ہے جو گند تھے اور ناکارہ تھے۔ لیکن اب ان کی بازیابی کی جاچکی ہے۔
رام ویر تنور اسکول کے بعد اپنا دوپہر کا کھانا ختم کرنے کی ہمیشہ جلدی میں رہا کرتا تھا۔
رام ویر، آہستہ کھاؤ ورنہ کھانا پھنس جائے گا۔
ہاں، ہاں

یہ لڑکا اس طرح دوڑ رہا ہے گویا کہ اُس کی چڈی تپ رہی ہے۔
یہ آگ نہیں جو اُسے دوڑنے لگا رہی ہے۔ یہ تو پانی ہے۔
اور یہ صحیح بھی تھا۔ ہر روز رام ویر اپنے گھر کے قریبی نہر میں مویشیوں کے جھنڈ کو چرانے کے لئے لے جایا کرتا تھا۔
یہ دن کا بہترین وقت ہے۔ گایوں کو بہترین گھانس ملتی ہے اور مجھے بہترین نظارہ دیکھنے کو ملتا ہے۔
رام ویر پانی پر سے ہوا کے گزرنے کا گھنٹوں نظارا کیا کرتا تھا۔
کئی سال گزر گئے اور رام ویر میکانیکل انجنیئرنگ کی پڑھائی کے لئے شہر چلا گیا۔ لیکن ہر مرتبہ جب وہ گھر آتا۔
وہ مکان بنانے کے لئے ان نہروں کو یکے بعد دیگرے بند کر رہے ہیں۔
ہاں بیٹا، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے گاؤں کو ترقی دی جا رہی ہے۔
اُس نے اپنے دوستوں اور کلاس کے ساتھیوں سے اس بارے میں بات کی۔
ترقی کے نام پر انہوں نے یہاں کی شکل ہی بدل ڈالی ہے۔ یہاں کا گریٹر نوئیڈا اب ایک پرہجوم اور پرشور شہری علاقہ بنتا جا رہا ہے۔
ہم سب کو اکٹھا ہو کر اس بارے میں کچھ نہ کچھ کرنا ہی ہوگا۔
ان کی خوش قسمتی تھی کہ ان کے کالج نے ماحولیات کے لئے منظم پروگراموں میں شامل ہونے کا انہیں موقع دیا۔
یہ ہمارے لئے ایک موقع ہے۔ ہم ایک گروپ بنائیں گے اور نہروں کو محفوظ رکھنے کا کام کریں گے۔ ہم لوگوں کے پاس جائیں گے اور پانی اور پودوں کو محفوظ کرنے کے بارے میں جانکاری دیں گے۔
مجھے بھی اس میں شامل کر لینا۔
اور مجھے بھی

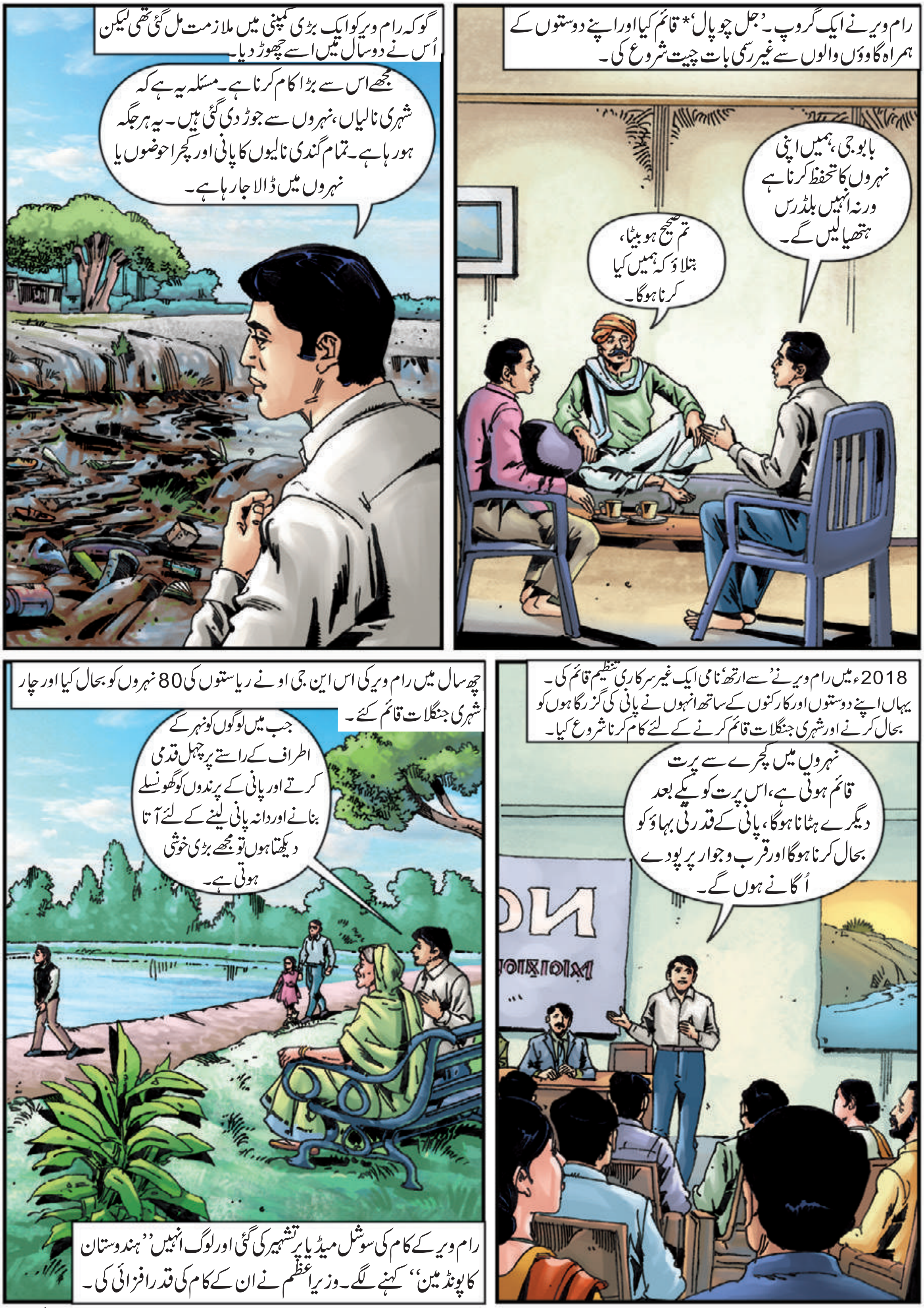

*پانی کیلئے کمیونٹی

اوم پرکاش سنگھ

* سرکاری خدمات کو گاؤوں اور دور دراز کے علاقوں کو سہولتیں پہنچانے کی عملی سہولتیں۔

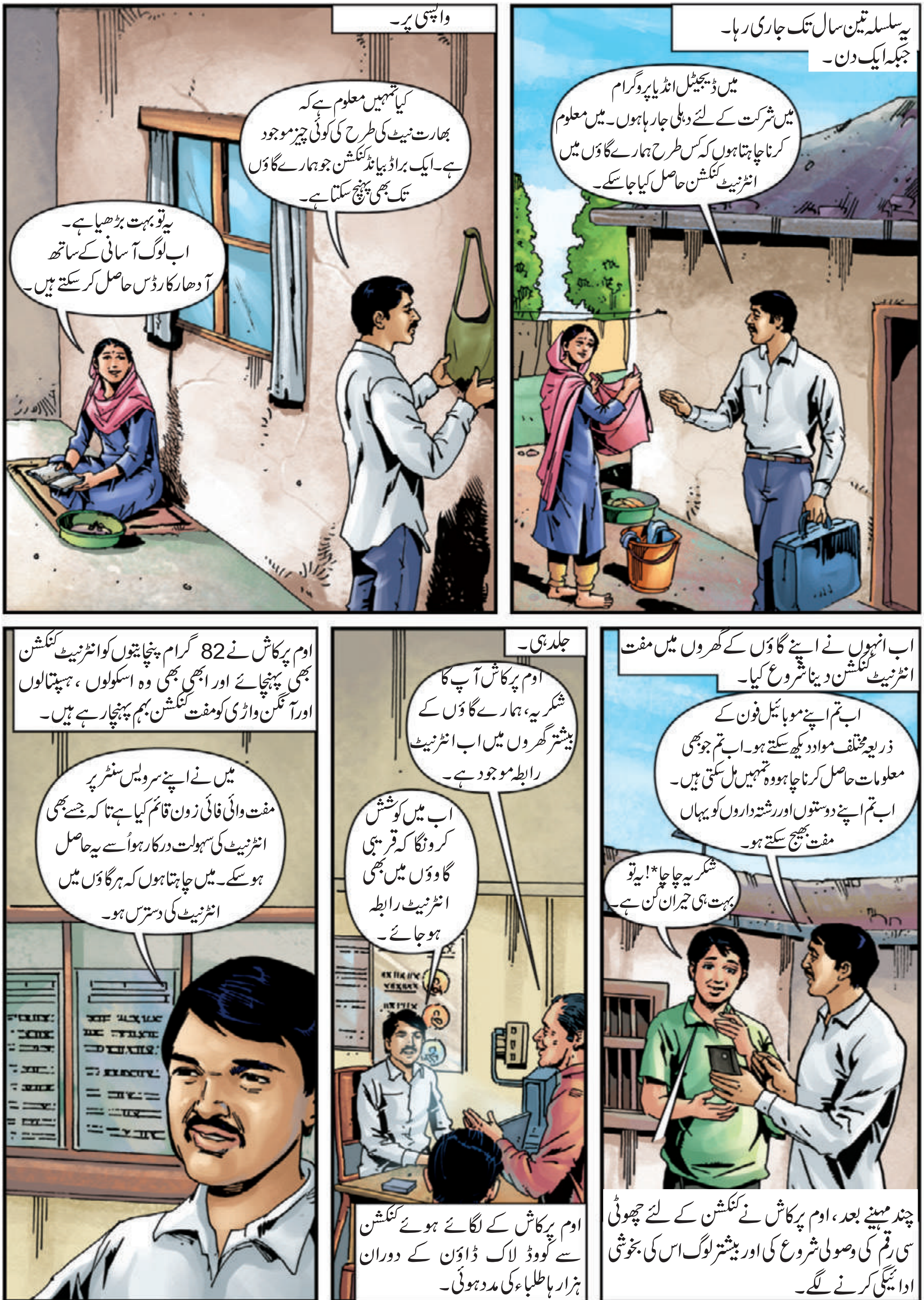

*ہندی میں انکل

رادھیکا شاستری

*ایک قبیلہ جونیلگریز میں رہتا ہے۔

چنتلا وینکٹ ریڈی

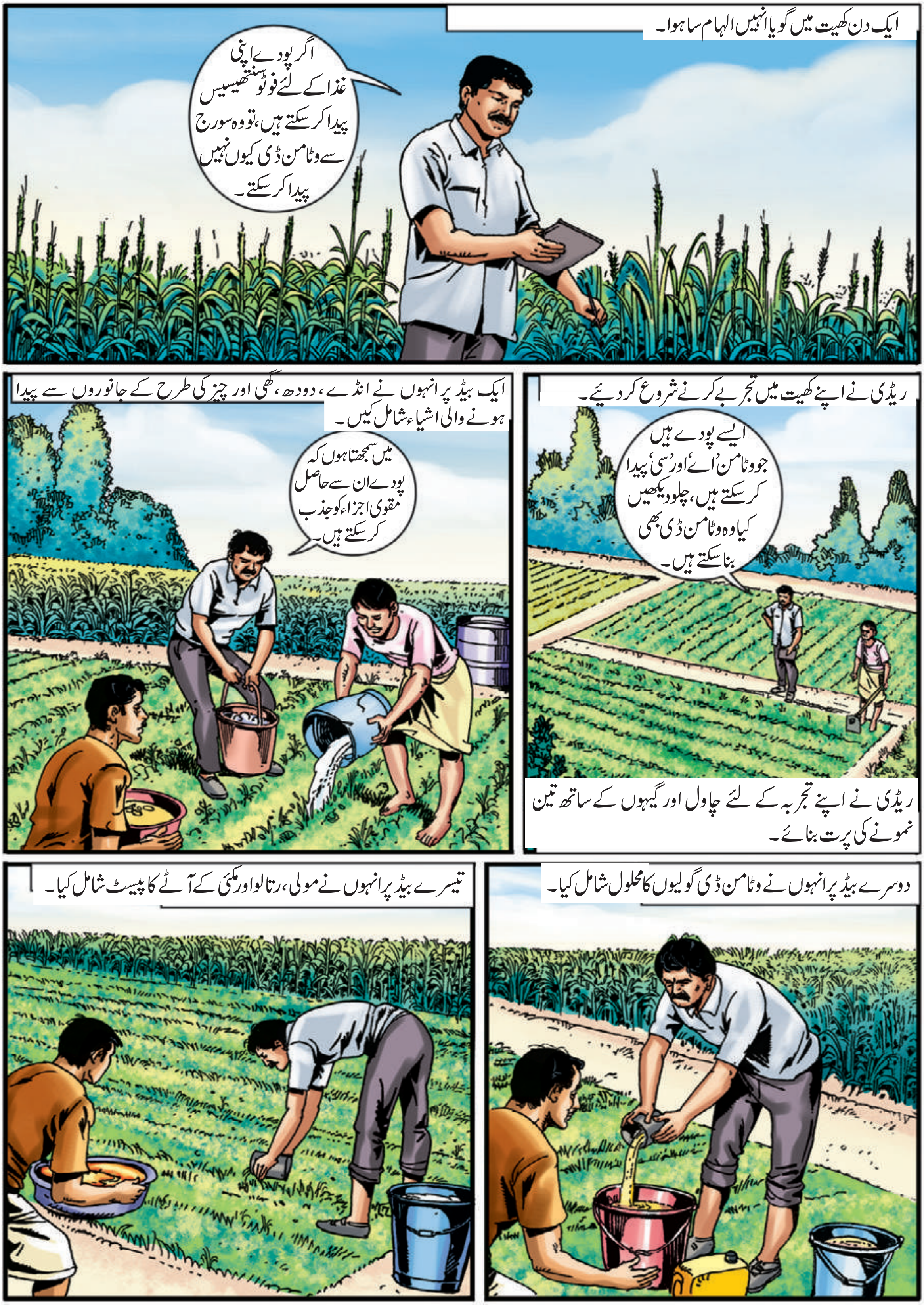
ایک دن کھیت میں گویا انہیں الہام سا ہوا۔
اگر پودے اپنی غذا کے لئے فوٹو سنتھیسس پیدا کر سکتے ہیں، تو وہ سورج سے وٹامن ڈی کیوں نہیں پیدا کر سکتے۔
ریڈی نے اپنے کھیت میں تجربے کرنے شروع کر دیئے۔
ایسے پودے ہیں جو وٹامن 'اے' اور 'سی' پیدا کر سکتے ہیں، چلو دیکھیں کیا وہ وٹامن ڈی بھی بنا سکتے ہیں۔
ریڈی نے اپنے تجربہ کے لئے چاول اور گیہوں کے ساتھ تین نمونے کی پرت بنائے۔
ایک بیڈ پر انہوں نے انڈے، دودھ، گھی اور چیز کی طرح کے جانوروں سے پیدا ہونے والی اشیاء شامل کیں۔
میں سمجھتا ہوں کہ پودے ان سے حاصل مقوی اجزاء کو جذب کر سکتے ہیں۔
دوسرے بیڈ پر انہوں نے وٹامن ڈی گولیوں کا محلول شامل کیا۔
تیسرے بیڈ پر انہوں نے مولی، رتالو اور مکئی کے آٹے کا پیسٹ شامل کیا۔

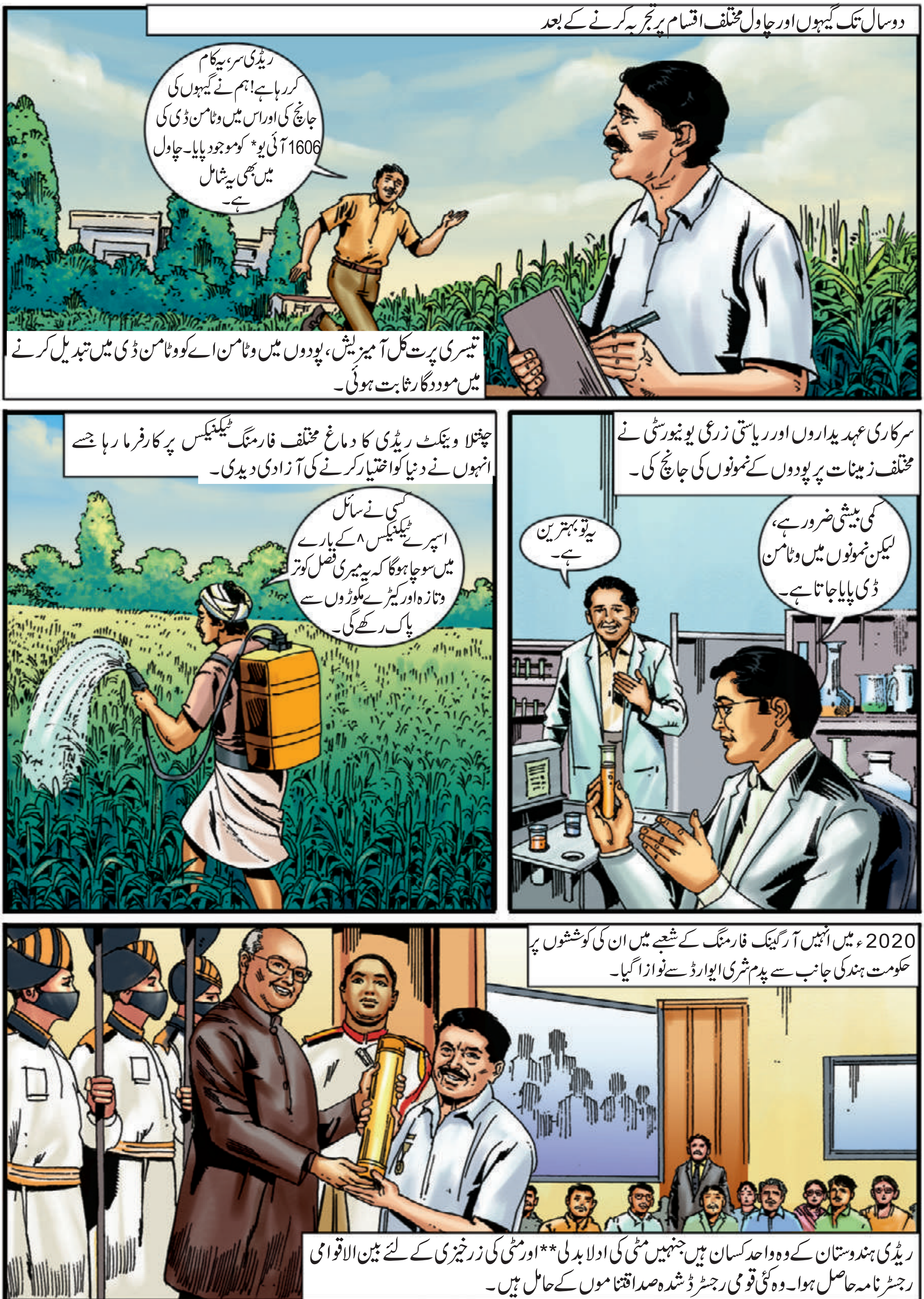

** ایک ایسی تکنیک جس میں مٹی کی اوپری پرت کو ہٹایا جاتا ہے۔ تاکہ زرخیزی کو بہتر بنایا جائے۔

*بین الاقوامی یونٹس

^ سی وی آر کے نام سے جانا جاتا ہے(چنتلا وینکٹ ریڈی) سائل تکنیک

سندیپ کمار بدسر

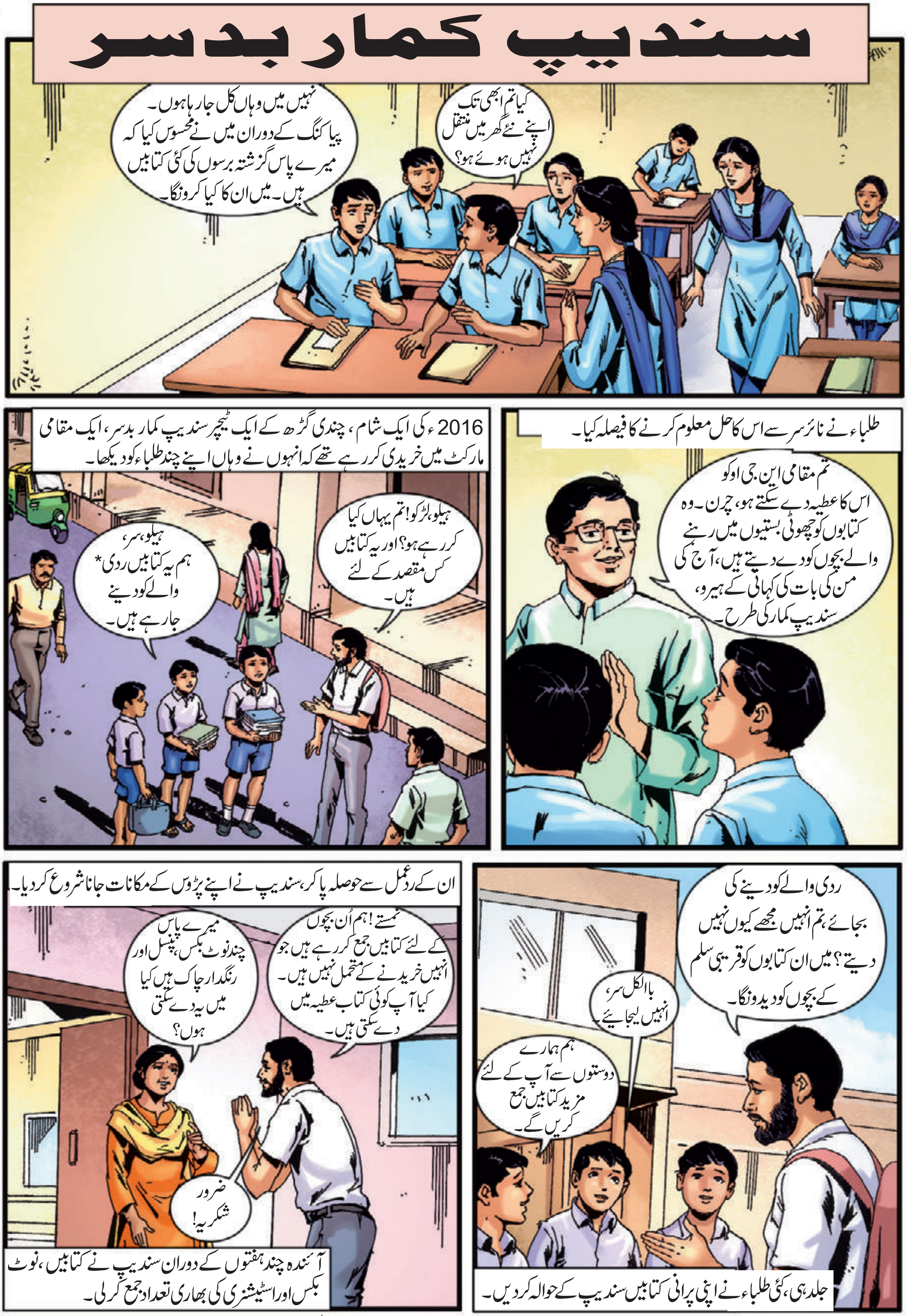

*اسکراپ جمع کرنے والا جو کتابیں اور اخبارات جمع کرتا ہے۔

اوم پرکاش سنگھ

سریش اور میتھلی

* کوٹا ہوا برف خوشبودار شربت کے ساتھ

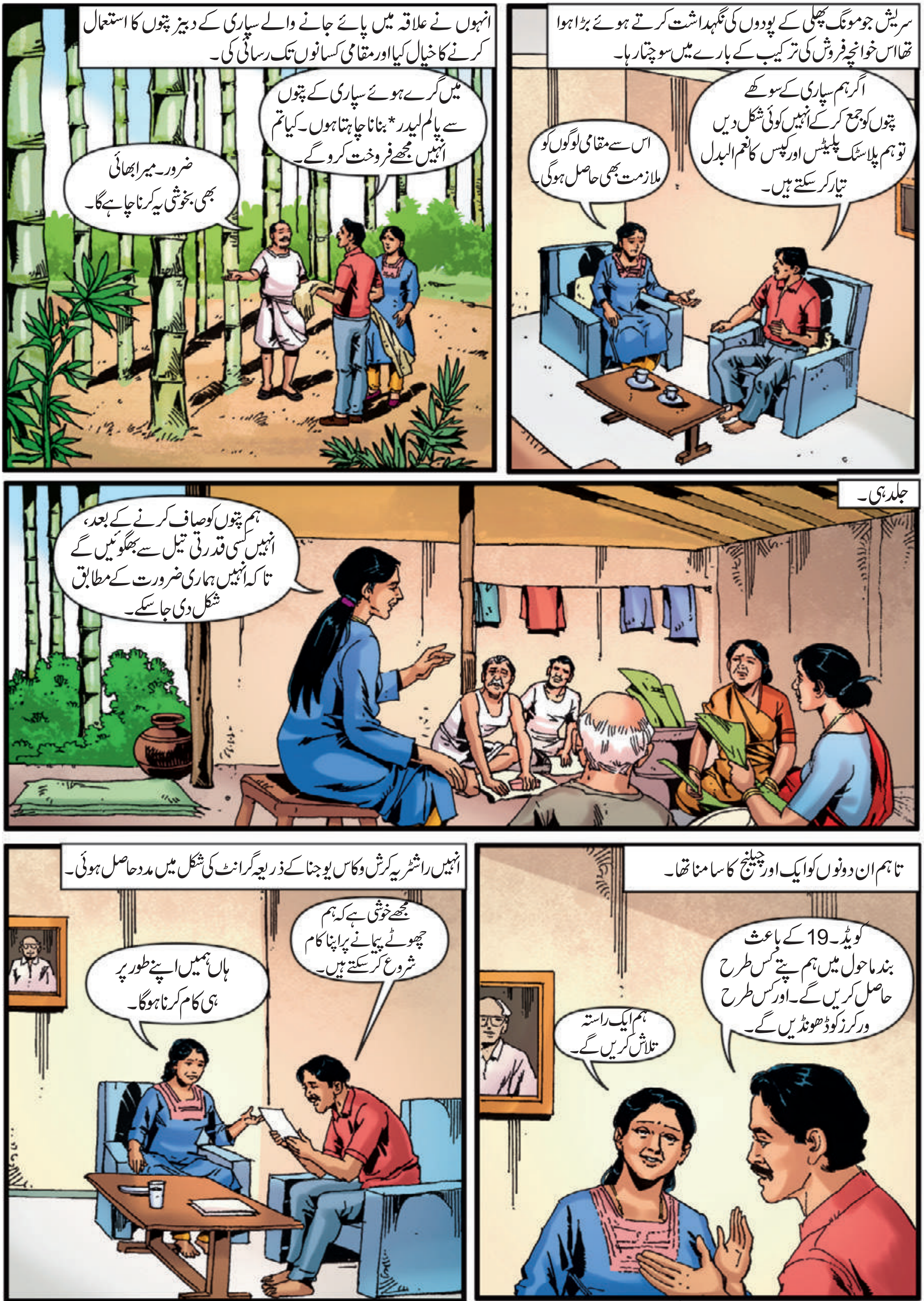

^ فارمنگ کے فروغ کے لئے ایک سرکاری اسکیم۔

*مصنوعات کے لئے استعمال ہونے والی اصطلاح

سریش اور میتھلی نے بھومی اگرو وینچرس کے نام سے ایک چھوٹے سے وینچر کا آغاز کیا۔
جلد ہی انہیں چند ورکرز کی مدد سے کچھ زائد مال تیار ہونے لگا۔
ان منفرد اشیاء کی جلد ہی مانگ بڑھ گئی۔
یہ پلیٹس ، مائیکروویواوون میں بھی رکھی جاسکتی ہیں۔
تعجب خیز!
میں یقین نہیں کرسکتی کہ یہ سینڈلس مکمل طور پر حیاتیاتی اجزاء سے بنائی گئی ہیں۔ پلاسٹک اور چمڑے کا ایک شاندار متبادل!
آج ، سریش اور میتھلی کا یہ وینچر ایک شاندار کامیابی سے ہمکنار ہے جبکہ یہ اشیاء بین الاقوامی طور پر برآمد کی جارہی ہیں۔
اپنے ریڈیو شو میں وزیر اعظم نے اس جوڑے کی کاوشوں کی سراہنا کی اور شہریوں کو اندرون ملک تیار کردہ کم لاگتی اشیاء خریدنے کی حوصلہ افزائی کی۔

دیپ مالا پانڈے

*اتر پردیش میں شہر

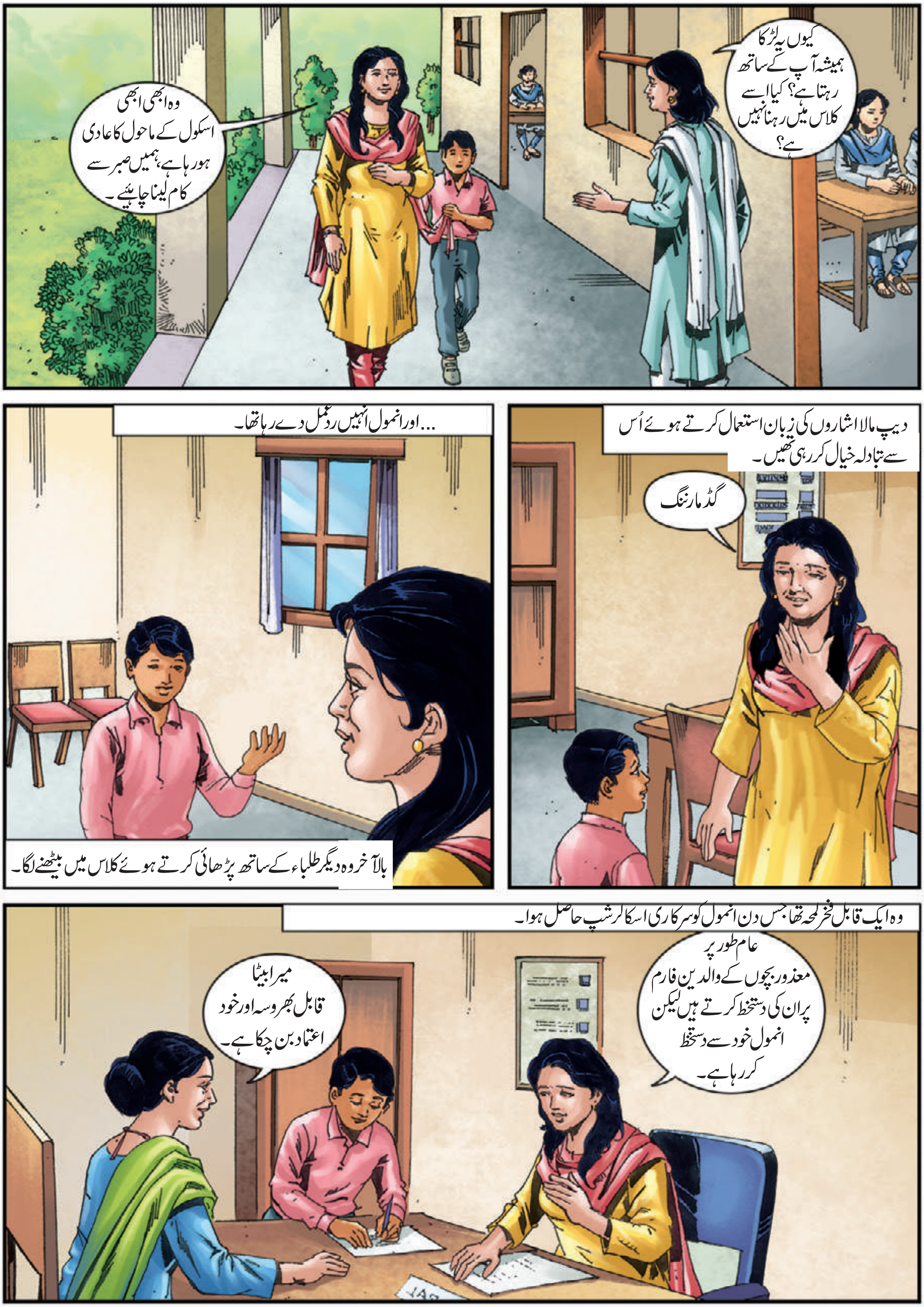
کیوں یہ لڑکا ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتا ہے؟ کیا اسے کلاس میں رہنا نہیں ہے؟
وہ ابھی ابھی اسکول کے ماحول کا عادی ہو رہا ہے، ہمیں صبر سے کام لینا چاہیئے۔
دیپ مالا اشاروں کی زبان استعمال کرتے ہوئے اُس سے تبادلہ خیال کر رہی تھیں۔
گڈ مارننگ
...اور انمول اُنہیں ردعمل دے رہا تھا۔
بالآخر وہ دیگر طلباء کے ساتھ پڑھائی کرتے ہوئے کلاس میں بیٹھنے لگا۔
وہ ایک قابل فخر لمحہ تھا جس دن انمول کو سرکاری اسکالرشپ حاصل ہوا۔
عام طور پر معذور بچوں کے والدین فارم پر ان کی دستخط کرتے ہیں لیکن انمول خود سے دستخط کر رہا ہے۔
میرا بیٹا قابل بھروسہ اور خود اعتماد بن چکا ہے۔

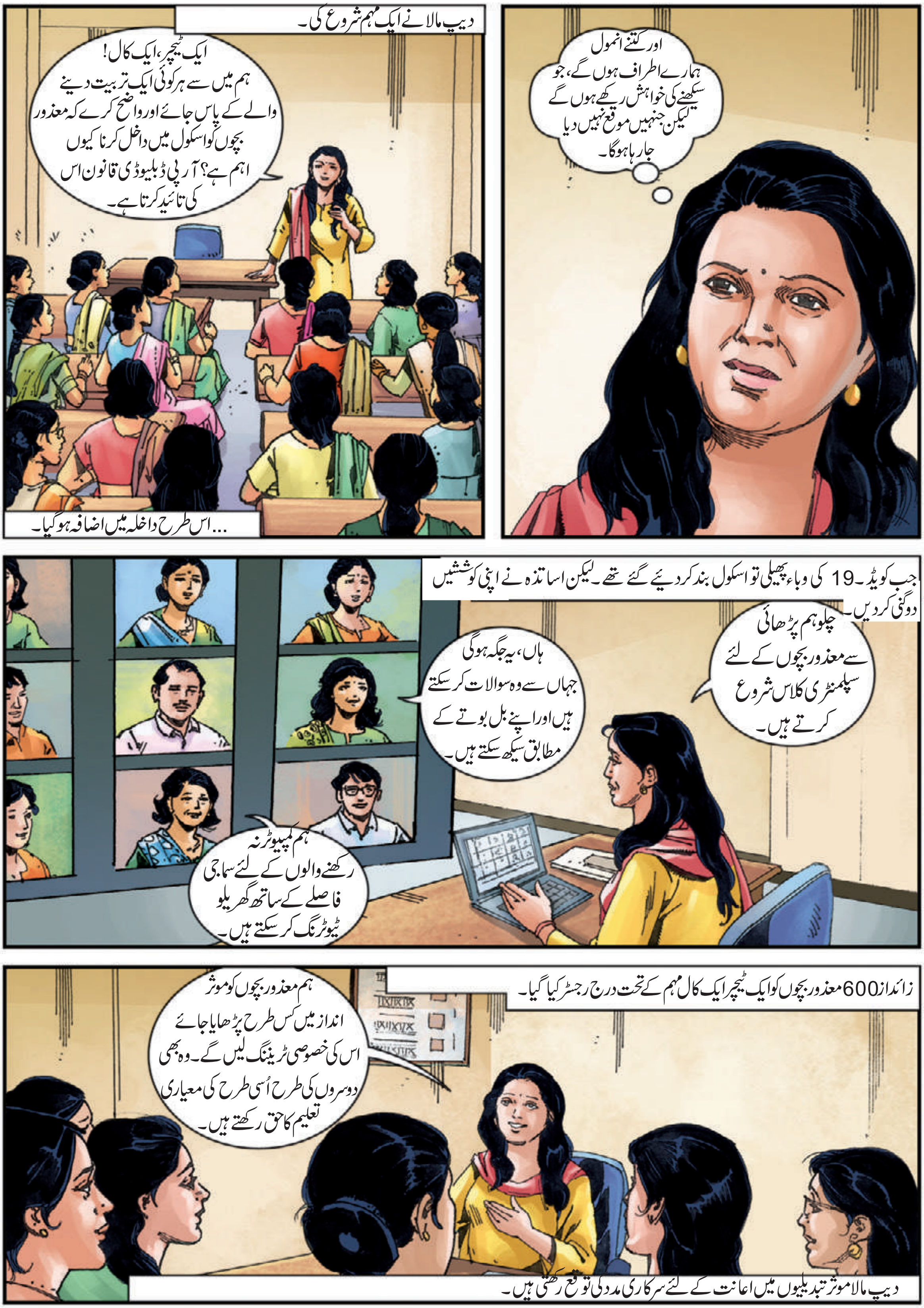

* معذور لوگوں کے حقوق سے متعلق قانون

سری من نارائینن

^ ملیالم میں بڑا بھائی

* کیرالا کا ایک ضلع

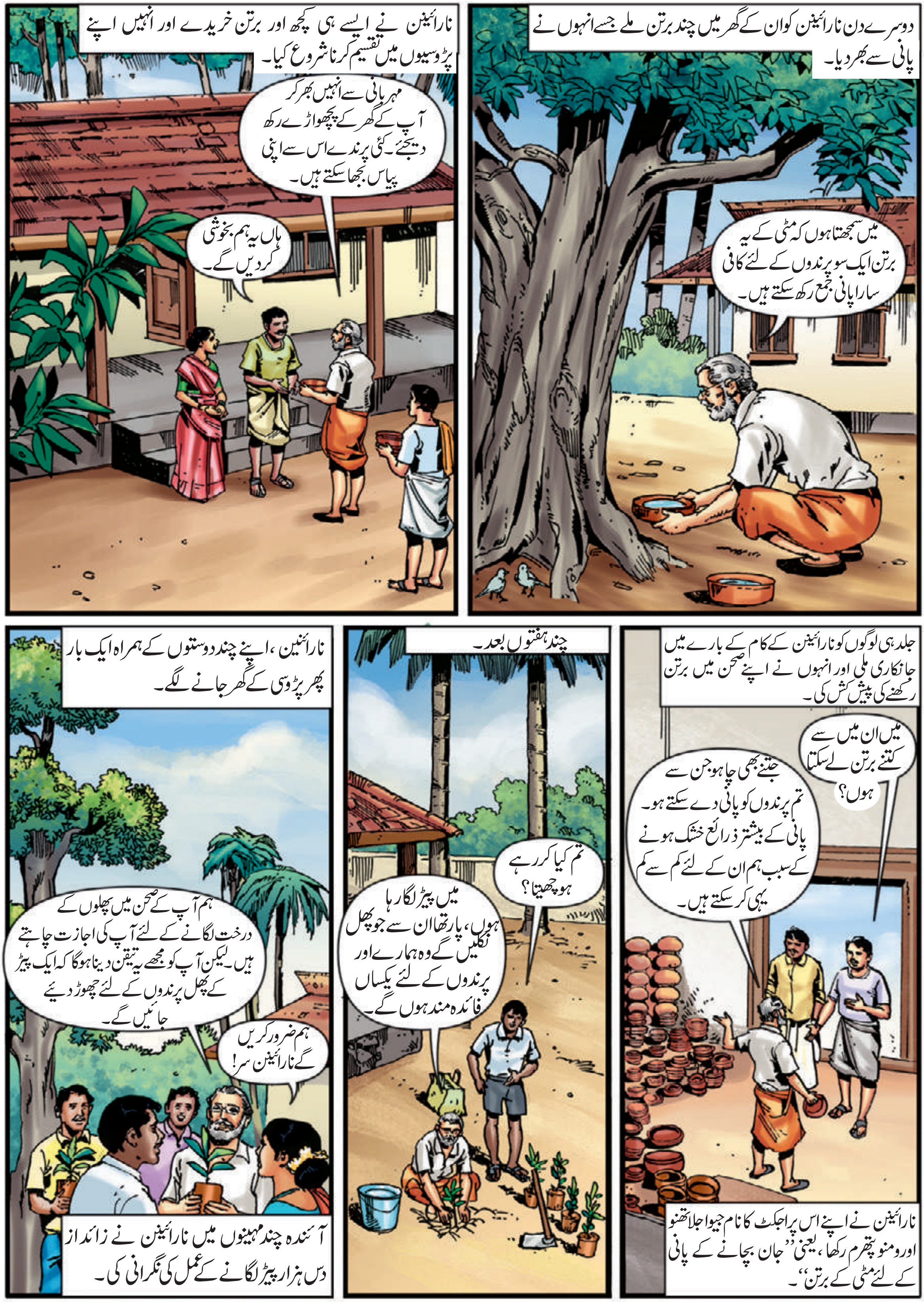

دوسرے دن نارائینن کو ان کے گھر میں چند برتن ملے جسے انہوں نے پانی سے بھر دیا۔
میں سمجھتا ہوں کہ مٹی کے یہ برتن ایک سو پرندوں کے لئے کافی سارا پانی جمع رکھ سکتے ہیں۔
نارائینن نے ایسے ہی کچھ اور برتن خریدے اور انہیں اپنے پڑوسیوں میں تقسیم کرنا شروع کیا۔
مہربانی سے انہیں بھر کر آپ کے گھر کے پچھواڑے رکھ دیجئے۔ کئی پرندے اس سے اپنی پیاس بجھا سکتے ہیں۔
ہاں یہ ہم بخوشی کر دیں گے۔
جلد ہی لوگوں کو نارائینن کے کام کے بارے میں جانکاری ملی اور انہوں نے اپنے صحن میں برتن رکھنے کی پیش کش کی۔
میں ان میں سے کتنے برتن لے سکتا ہوں؟
جتنے بھی چاہو جن سے تم پرندوں کو پانی دے سکتے ہو۔ پانی کے بیشتر ذرائع خشک ہونے کے سبب ہم ان کے لئے کم سے کم یہی کر سکتے ہیں۔
نارائینن نے اپنے اس پراجکٹ کا نام جیوا جلا تھنو ورومنو پتھرم رکھا، یعنی ''جان بچانے کے پانی کے لئے مٹی کے برتن''۔
چند ہفتوں بعد۔
تم کیا کر رہے ہو چھیتا؟
میں پیڑ لگا رہا ہوں، پارتھا ان سے جو پھل نکلیں گے وہ ہمارے اور پرندوں کے لئے یکساں فائدہ مند ہوں گے۔
نارائینن ، اپنے چند دوستوں کے ہمراہ ایک بار پھر پڑوسی کے گھر جانے لگے۔
ہم آپ کے صحن میں پھلوں کے درخت لگانے کے لئے آپ کی اجازت چاہتے ہیں۔ لیکن آپ کو مجھے یہ تیقن دینا ہوگا کہ ایک پیڑ کے پھل پرندوں کے لئے چھوڑ دیئے جائیں گے۔
ہم ضرور کریں گے نارائینن سر!
آئندہ چند مہینوں میں نارائینن نے زائد از دس ہزار پیڑ لگانے کے عمل کی نگرانی کی۔

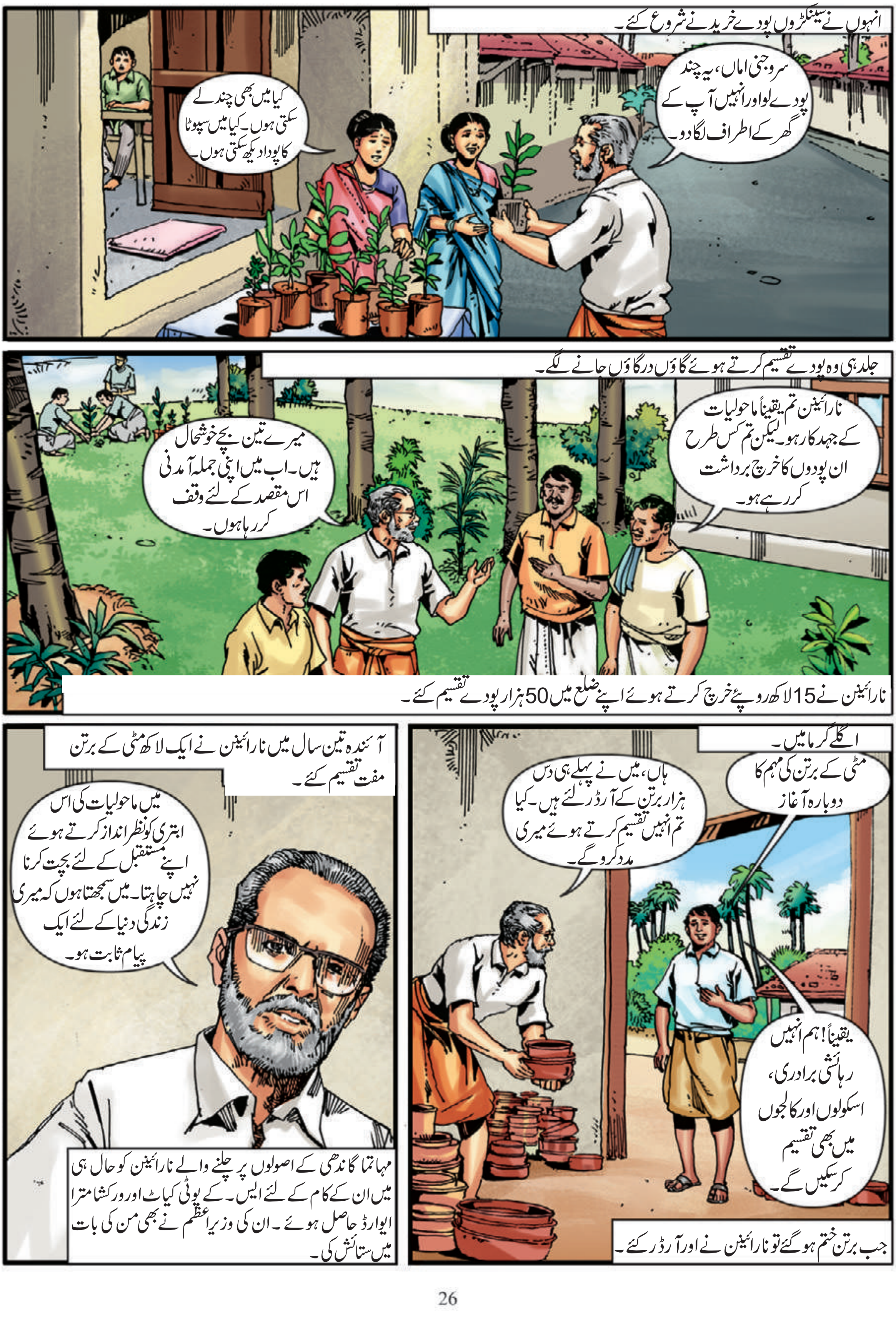
انہوں نے سینکڑوں پودے خریدنے شروع کیے۔
سروجنی اماں، یہ چند پودے لو اور انہیں آپ کے گھر کے اطراف لگادو۔
کیا میں بھی چند لے سکتی ہوں۔ کیا میں سپوٹا کا پودا دیکھ سکتی ہوں۔
جلد ہی وہ پودے تقسیم کرتے ہوئے گاؤں در گاؤں جانے لگے۔
نارائینن تم یقیناً ماحولیات کے جہدکار ہو۔ لیکن تم کس طرح ان پودوں کا خرچ برداشت کر رہے ہو۔
میرے تین بچے خوشحال ہیں۔ اب میں اپنی جملہ آمدنی اس مقصد کے لئے وقف کر رہا ہوں۔
نارائینن نے 15 لاکھ روپے خرچ کرتے ہوئے اپنے ضلع میں 50 ہزار پودے تقسیم کیے۔
اگلے گرما میں۔
مٹی کے برتن کی مہم کا دوبارہ آغاز
ہاں، میں نے پہلے ہی دس ہزار برتن کے آرڈر لئے ہیں۔ کیا تم انہیں تقسیم کرتے ہوئے میری مدد کروگے۔
یقیناً! ہم انہیں رہائشی برادری، اسکولوں اور کالجوں میں بھی تقسیم کرسکیں گے۔
جب برتن ختم ہوگئے تو نارائینن نے اور آرڈر کیے۔
آئندہ تین سال میں نارائینن نے ایک لاکھ مٹی کے برتن مفت تقسیم کیے۔
میں ماحولیات کی اس ابتری کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے مستقبل کے لئے بچت کرنا نہیں چاہتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری زندگی دنیا کے لئے ایک پیام ثابت ہو۔
مہاتما گاندھی کے اصولوں پر چلنے والے نارائینن کو حال ہی میں ان کے کام کے لئے ایس۔ کے یوٹی کیاٹ اور ورکشامترا ایوارڈ حاصل ہوئے۔ ان کی وزیراعظم نے بھی من کی بات میں ستائش کی۔

ڈاکٹر کوریلا وٹل آچاریہ

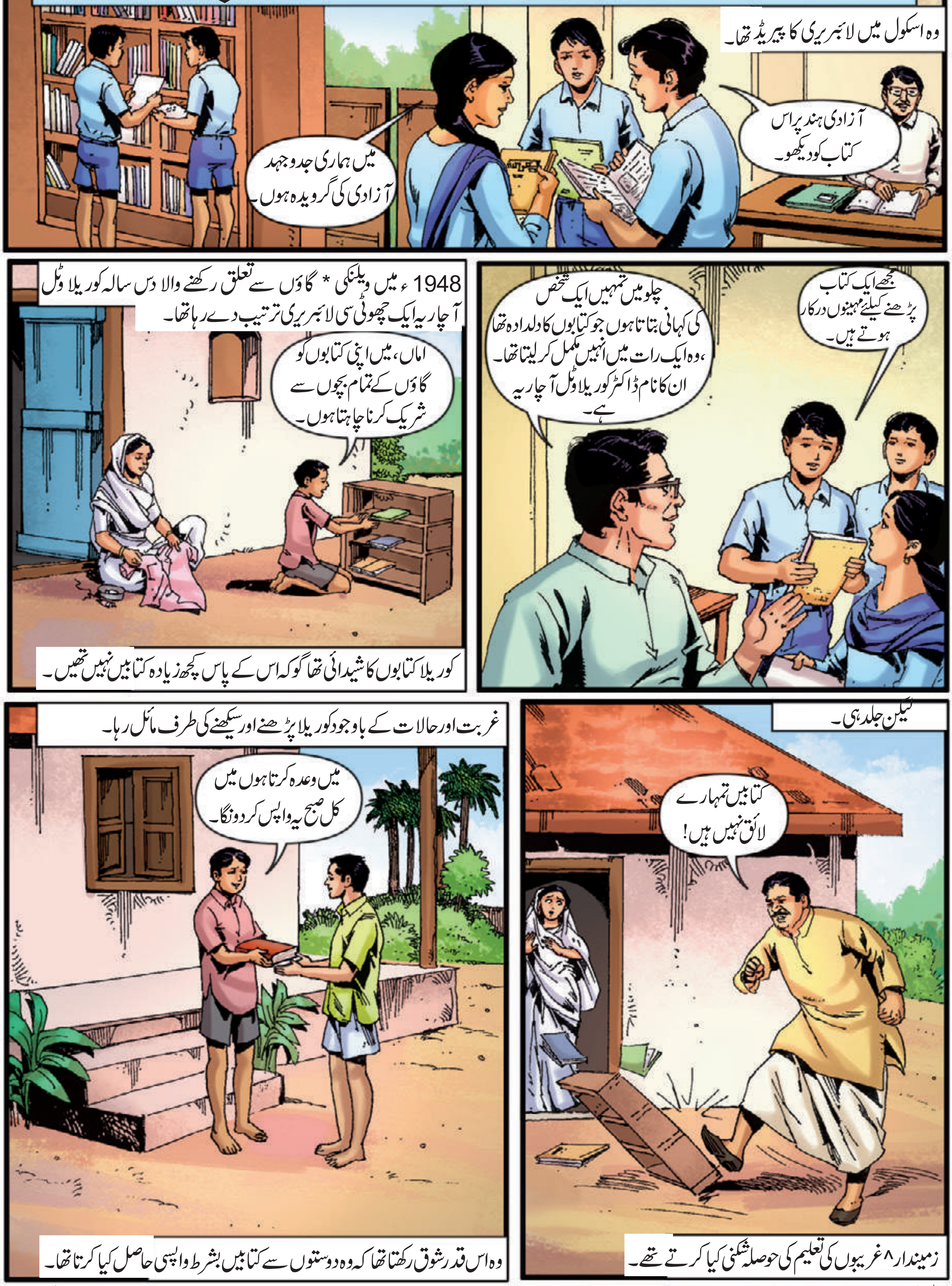

^ لینڈ لارڈ

* تلنگانہ میں

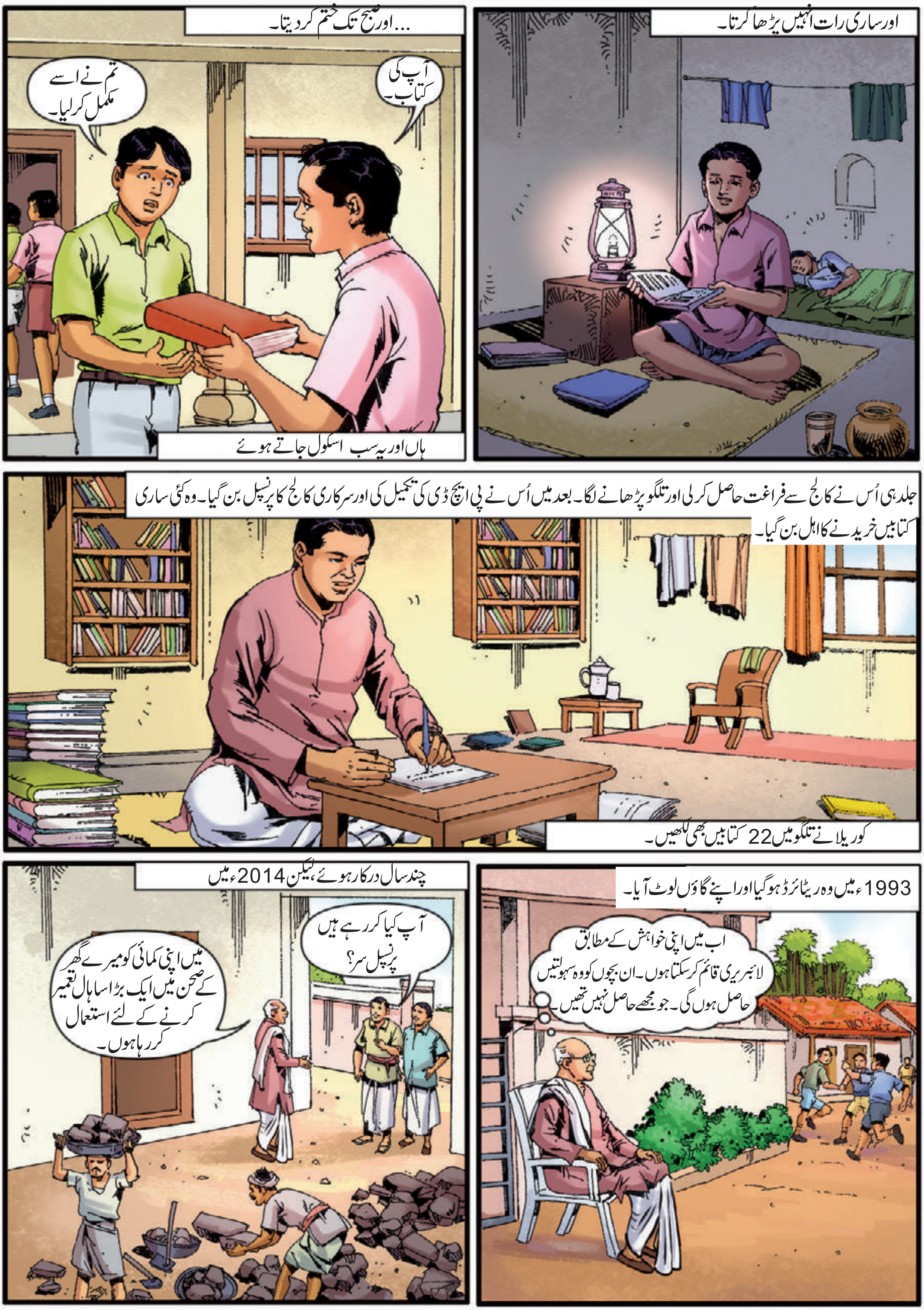
اور ساری رات انہیں پڑھا کرتا۔
...اور صبح تک ختم کر دیتا۔
آپ کی کتاب۔
تم نے اسے مکمل کرلیا۔
ہاں اور یہ سب اسکول جاتے ہوئے
جلد ہی اُس نے کالج سے فراغت حاصل کرلی اور تلگو پڑھانے لگا۔ بعد میں اُس نے پی ایچ ڈی کی تکمیل کی اور سرکاری کالج کا پرنسپل بن گیا۔ وہ کئی ساری کتابیں خریدنے کا اہل بن گیا۔
کوریلا نے تلگو میں 22 کتابیں بھی لکھیں۔
1993ء میں وہ ریٹائرڈ ہوگیا اور اپنے گاؤں لوٹ آیا۔
اب میں اپنی خواہش کے مطابق لائبریری قائم کرسکتا ہوں۔ ان بچوں کو وہ سہولتیں حاصل ہوں گی۔ جو مجھے حاصل نہیں تھیں۔
چند سال درکار ہوئے، لیکن 2014ء میں
آپ کیا کر رہے ہیں پرنسپل سر؟
میں اپنی کمائی کو میرے گھر کے صحن میں ایک بڑا سا ہال تعمیر کرنے کے لئے استعمال کر رہا ہوں۔

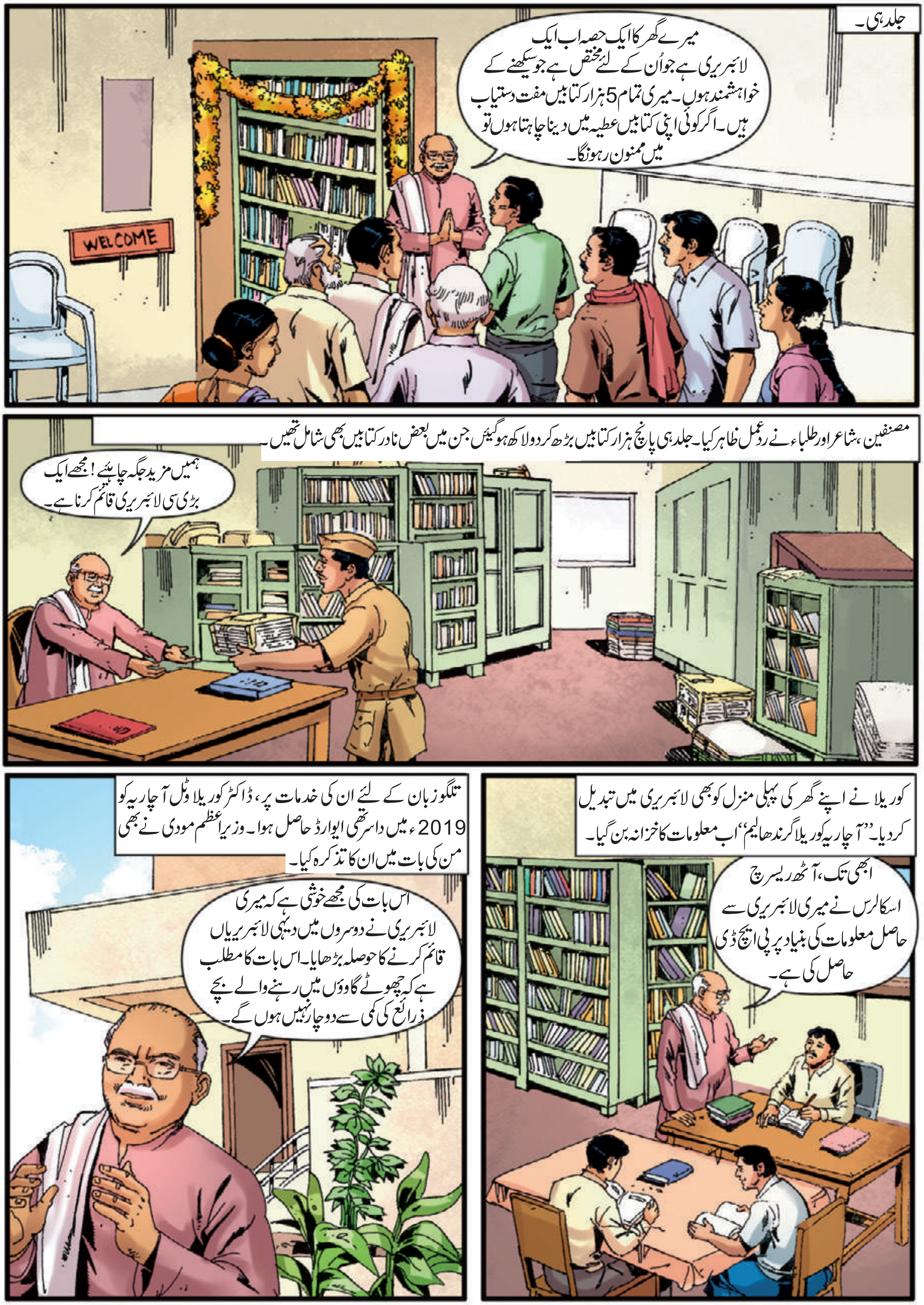
جلد ہی۔
میرے گھر کا ایک حصہ اب ایک لائبریری ہے جو اُن کے لئے مختص ہے جو سیکھنے کے خواہشمند ہوں۔ میری تمام 5 ہزار کتابیں مفت دستیاب ہیں۔ اگر کوئی اپنی کتابیں عطیہ میں دینا چاہتا ہوں تو میں ممنون رہونگا۔
WELCOME
مصنفین، شاعر اور طلباء نے ردعمل ظاہر کیا۔ جلد ہی پانچ ہزار کتابیں بڑھ کر دو لاکھ ہوگیئں جن میں بعض نادر کتابیں بھی شامل تھیں۔
ہمیں مزید جگہ چاہئیے ! مجھے ایک بڑی سی لائبریری قائم کرنا ہے۔
کوریلا نے اپنے گھر کی پہلی منزل کو بھی لائبریری میں تبدیل کردیا۔ ''آچاریہ کوریلا گرندھالیم'' اب معلومات کا خزانہ بن گیا۔
ابھی تک، آٹھ ریسرچ اسکالرس نے میری لائبریری سے حاصل معلومات کی بنیاد پر پی ایچ ڈی حاصل کی ہے۔
تلگو زبان کے لئے ان کی خدمات پر، ڈاکٹر کوریلا وٹل آچاریہ کو 2019ء میں داسرتھی ایوارڈ حاصل ہوا۔ وزیر اعظم مودی نے بھی من کی بات میں ان کا تذکرہ کیا۔
اس بات کی مجھے خوشی ہے کہ میری لائبریری نے دوسروں میں دیہی لائبریریاں قائم کرنے کا حوصلہ بڑھایا۔ اس بات کا مطلب ہے کہ چھوٹے گاوؤں میں رہنے والے بچے ذرائع کی کمی سے دوچار نہیں ہوں گے۔

راھول مھارانا
تم کیا کررہی ہو؟
صفائی، ہم یہاں کھیلنا چاہتے ہیں لیکن یہ گند سے بھری پڑی ہے۔
میں تمہاری مدد کرونگا۔
چند لمحے بعد
اپنے اسکول کو صاف رکھنے کے لئے تمہیں کام کرتا دیکھ کر خوشی ہوئی ہے۔ تم سارے ہی صفائی کے نوجوان چمپئین راہول مہارانا کی طرح ہو جنہوں نے اپنے دوستوں کے ساتھ ملکر پورے کے پورے ساحل کی صفائی کی تھی۔
یہ سب کچھ اُس وقت شروع ہوا جب 22 سالہ راہول مہارانا آسترنگا بیچ* گئے۔
یہ جگہ تو بہت خوبصورت ہوا کرتی تھی!
اب یہ بہت گندی ہوگئی ہے۔
اس ساحل سے متصل جھاڑیاں تو بہت ہی ابتر حالت میں ہیں۔
پانی عملاً فضلاء کے ساتھ جم گیا ہے؟

*اڈیشہ میں

یہ بوتل تو مٹی کے کئی پرت کے نیچے ڈھک کر رہ گئی ہے! فضلاء کافی وقت سے جمع ہوتا رہا ہوگا۔
سمندری کنارے پر رہنے والے لوگ انہیں دریا میں پھینکتے رہتے ہیں۔
مینگروز ماحولیات کے لئے بہت اہم ہوتے ہیں۔اور زمین کو سمندر سے محفوظ رکھتے ہیں! ان کی دیکھ بھال کی جانی چاہئیے۔
ٹاٹ کی بوری لئے ہوئے ایک مشن کے عزم کے ساتھ ...
... راہول اپنے اتوار آستارنگا میں گزارنے لگے۔

ان کی کوششیں عوام کی توجہ کا مرکوز بنیں۔ 8/ جنوری 2022ء کو انھوں نے اپنی پہلی صفائی مہم کا اہتمام کیا، جس میں کئی والینٹرز نے حصہ لیا۔
ہر کسی کی کوششوں کے باعث! ہم نے ایک دن کا اچھا کام کیا۔
ہو رے!
راہول جواب ایک سیکوریٹی گارڈ کی خدمات انجام دے رہا ہے، اپنے اس مقصد کو پانے کا عزم رکھتا ہے۔
کیا ان صفائی پراجکٹس کے لئے وقت اور مالیہ اکٹھا کرنا مشکل تو نہیں ہے۔
میں اپنی کمائی کا بیشتر حصہ اسی پر خرچ کرتا ہوں۔ تبدیلی لانے میں خوشی محسوس ہوتی ہے۔ میرے والدین بھی میرے معاون ہیں۔
راہول، تری کی زمین کا بھی جہد کار ہے۔
مجھے خوشی ہے کہ اب یہ مینگروز اُگا رہے ہیں۔
یہ پوری طرح بڑے ہو جائیں گے تو یہ حیاتیاتی تنوع سے بھرپور ہوں گے۔ ساحلی پٹی کو محفوظ کریں گے۔
تا حال راہول نے 2,250 کیلو فضلاء کی صفائی کی ہے۔
اگر لوگ شامل ہوتے جائیں تو اس تعداد میں اضافہ ہی ہوتا جائے گا۔ میں انہیں آلودگی کے خطرہ سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر کوئی ماحولیات کے تحفظ کے لئے اپنا حصہ ادا کرے تو یقیناً یہ محفوظ سے محفوظ تر ہو جائے گا۔

من کی بات

جلد۔4

وزیراعظم نریندر مودی کا ریڈیو شو من کی بات روزمرہ کے ہیروز کو اُجاگر کرتا ہے جو ہمارے درمیان رہتے بستے ہیں۔ کشادہ دل اور اٹل ارادوں کے ساتھ، یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے تبدیلی لانے کا بیڑہ اٹھایا ہوا ہے۔

اسکول کی ایک پرنسپل، اور تعلیم کے متنوع طریقہ کار کے جذبہ کی حامل دیپ مالا دیشپانڈے سے ملیئے۔ ان کا ''ایک ٹیچر، ایک کال'' پروگرام دھیرے دھیرے لیکن عزم سے بھرپور، معذور بچوں کو بھی دیگر بچوں کی طرح معیاری تعلیم کے حصول میں مددگار ہے۔

سورج کی چمک دمک سے مزین ملک میں، کیا آپ جانتے ہیں کہ ہندوستانیوں کی اکثریت وٹامن ڈی کی کمی بھگت رہی ہے۔ یہ ایک کسان، چنتلا وینکٹ ریڈی کو بے چین کیئے ہوئی تھی۔ جنہوں نے ایسی فصل اُگانے کا نادر طریقہ دریافت کیا جو وٹامن ڈی سے بھرپور ہو۔

دستاویزات کے لئے درخواست دینا ہو یا ہوم ورک کے لئے ریسرچ ہو، صرف چند کلک کے فاصلے پر ہے۔ لیکن ہر کسی کو انٹرنیٹ کی دسترس نہیں ہوتی۔ اوم پرکاش سنگھ کے بارے میں پڑھیئے، وہ شخص جس نے اپنے گاؤں میں ایک ایسا عالمی سطح کا ویب متعارف کروایا جو عجوبہ ثابت ہوا۔

من کی بات کی چوتھی جلد آپ کو گیارہ نئی کہانیاں پیش کرتی ہے جو آپ کے لئے دلچسپ ثابت ہوں گی اور جو آپ کو معلومات دے گی اور آپ میں تحریک پیدا کرے گی۔

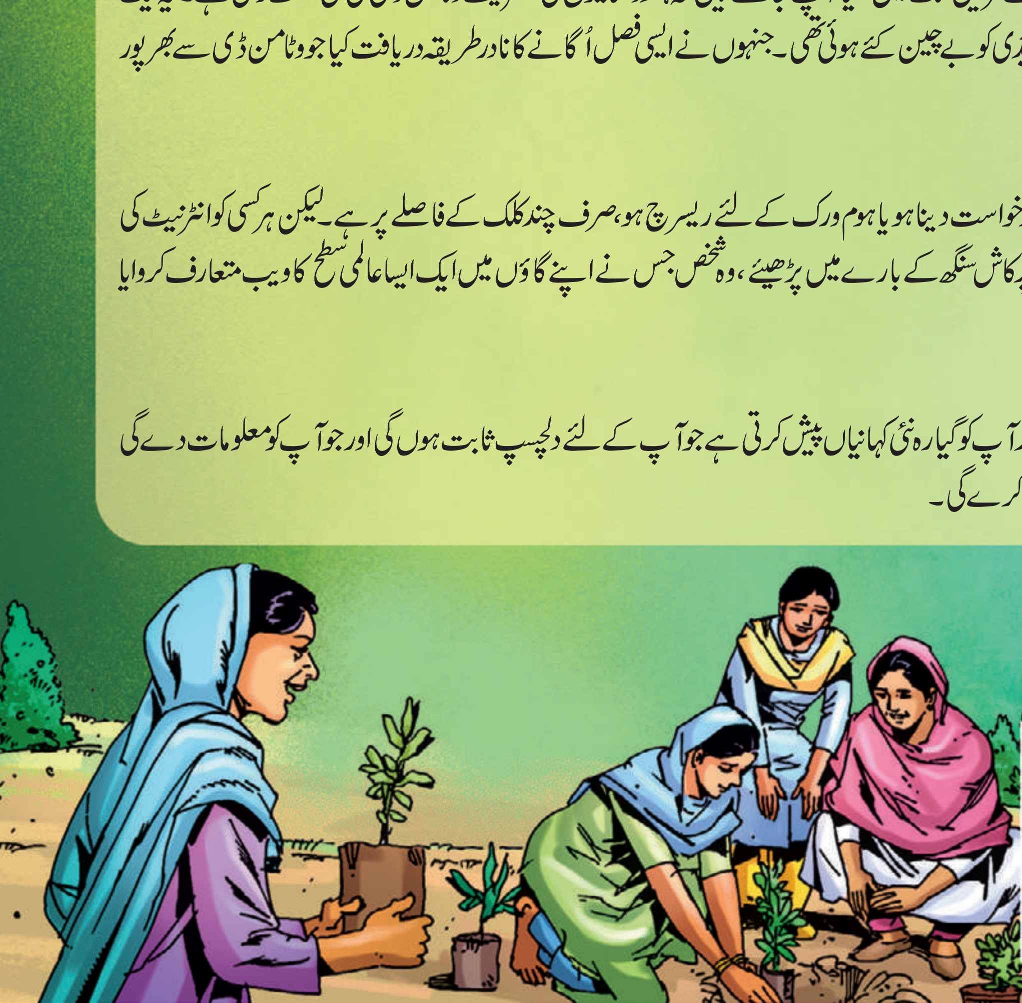

₹99

www.amarchitrakatha.com
ISBN 978-81-19596-07-2
9 788119 596072